تقریر بابت صداقت مسیح موعودؑ
وقت 5-7 منٹ

❁❁❁ تقریر ❁❁❁

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

(تقریر نمبر1)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

یُرِیۡدُوۡنَ لِیُطۡفِـُٔوۡا نُوۡرَ اللّٰہِ بِاَفۡوَاہِہِمۡ وَ اللّٰہُ مُتِمُّ نُوۡرِہٖ وَ لَوۡ کَرِہَ الۡکٰفِرُوۡنَ۔ ہُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡہُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡہِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ وَ لَوۡ کَرِہَ الۡمُشۡرِکُوۡنَ

(الصفّ:9-10)

معزز سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان جناب امیر مینائی کے ایک معروف و مشہور شعر کا دوسرا مصرع "پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا" پر مبنی ہے۔

جناب شاعر موصوف کا مکمل شعر کچھ یوں ہے۔

آہوں سے سوزِ عشق مٹایا نہ جائے گا
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

شاعر نے تو یہاں مجازی معنوں میں عشق کی آگ کو چراغ سے تشبیہ دے کر کہا ہے کہ عشق کی آگ اِس قدر بھڑک چکی ہے کہ اب مخالفین اپنے مونہہ کی پھونکوں سے اِسے بجھانا بھی چاہیں تو وہ بجھا نہیں سکیں گے۔ گو شاعر نے اس مصرع کو مجازی عشق و محبت کی آگ سے تشبیہ دی ہے لیکن مَیں آج اپنی تقریر کو روحانی اور مذہبی و دینی معنوں تک محدود رکھوں گا جس کی تصدیق ہمیں قرآن کریم کی سورۃ الصّف کی محوّلہ بالا آیات سے ہوتی ہے جن کی مَیں نے تقریر کے آغاز میں تلاوت کی ہے جن کا ترجمہ یہ ہے:

وہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھا دیں حالانکہ اللہ ہر حال میں اپنا نور پورا کرنے والا ہے خواہ کافر ناپسند کریں۔ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اُسے دین (کے ہر شعبہ) پر کلیّۃً غالب کردے خواہ مشرک بُرا منائیں۔

سامعین! اِس آیتِ کریمہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے کمال حسنِ تام سے سوزِ عشق کو "نور" سے تعبیر کرکے اِسے وہ روحانی چراغ قرار دیا ہے جو انبیاء، اصفیاء، اولیاء اور مجدّدین کے ماننے والوں کی تعلیم و تربیت اور اصلاح کے لیے روشن کیا جاتا ہے اور مذہبی جماعتوں کے مخالفین، معاندین اور دشمن اِسے بجھانے کے درپے رہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ مُتِمُّ نُوۡرِہٖ کے الفاظ سے مؤمنوں کو تسلی دیتا ہے کہ دشمن، عدوّ اور معاندین اِس نور کو ختم کرنے یا اِسے کم کرنے کی کوششوں میں مصروف رہتے ہیں اور بزعم خود یہ گمان کرلیتے ہیں کہ ہم نے اِس نور کو، اِس چراغ کی روشنی کو مدہم کردیا ہے یا ختم کردیا ہے۔ لیکن اُن کی کیفیت اُن دیہاتی خواتین کی طرح ہوتی ہے جن کے مُونہہ کی پھونکیں اُن کے گھروں کے چولہوں کے آلاؤ کو مزید روشن کردیتی ہیں یا اُن کی مثال گیس کے اُس لیمپ سے دی جاسکتی ہے جس میں لگے مَنٹل کو گو یا دیا سلائی سے آگ لگائی جاتی ہے لیکن ہوا کے پریشر سے اُسے روشن کیا جاتا ہے۔ یہ ہوا کا پریشر مونہہ کی پھونکوں کے ہی مترادف ہے۔ ہمارے خلفائے کرام مخالفین کی اِن معاندانہ کارروائیوں کو کھاد سے بھی تعبیر کرتے آئے ہیں جو کھیتوں میں ہریالی لانے کا موجب بنتی ہے اور جس سے درخت، پودے اور فصلیں سرسبز و شاداب ہو جاتی ہیں۔

سامعین! اِس مضمون کو سمجھنے کے لیے قرآن کریم میں بیان محوّلہ بالا آیت کے سیاق و سباق کو جاننا ضروری ہے۔ اوّل تو یہ آیت ایسی سورۃ میں بیان ہوئی ہے جس میں اور اِس سے اگلی سورۃ الجمعہ میں آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمدِ ثانی کا ذکر ہے۔ اُس کی آمد پر صحابہ رضوان اللہ علیہم کے مثیل ملنے اور اُن کی قربانیوں کا ذکر ہے۔ جن میں حضرت امام مہدی اور اُن کے حواریوں سے اللہ کے نور سے دنیا کے منور ہونے کا ذکر ہے اور جن میں دنیا بھر سے نجی، انفرادی طور پر اور جماعتوں، حکومتوں کی سطح پر مخالفت سے اِس عالمی نور کو بجھانے کا ذکر ملتا ہے۔

اگر اِس آیت کے سیاق وسباق کو دیکھا جائے تو اِس آیت سے قبل اللہ تعالیٰ نے حضرتِ احمدؑ کا ذکر فرما کر "یُدْعٰی اِلَی الْاِسلام" کے الفاظ میں تصدیق فرمائی ہے کہ آخری زمانہ کے مامور اور اُس کے ماننے والوں کو معاندین اور مخالفین اپنے تشکیل کردہ اسلام کی طرف بلائیں گے اور کہیں گے کہ چھوڑو! اُس اسلام کو جس کے تُم دعویدار ہو اور آج دنیا بھر میں جماعت احمدیہ ہی ہے جو اِن نام نہاد مولویوں کی طرف سے اسلام کی طرف بلائی جارہی ہے۔ مطلوبہ آیت کے بعد والی آیت یعنی آیت نمبر 10 میں ایک رسول کے آنے کا ذکر ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"یہ قرآن شریف میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے جس کی نسبت علماء محققین کا اتفاق ہے کہ یہ مسیح موعود کے ہاتھوں پوری ہوگی۔"

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 232)

یعنی اِس میں نور سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ پھیلنے والا نور ہے اور مونہہ کی پھونکوں سے بجھانے والے پاکستان سمیت تمام دنیا کے نام نہاد علماء مراد ہیں جو اِس امر کی سر توڑ کوشش کررہے ہیں کہ اِس نور کو بجھا دیا جائے۔ اِس غرض کے لیے 1973ء میں پاکستان میں ہونے والی اسلامک سمٹ کی مثال دی جاسکتی ہے جس میں تمام اسلامی دنیا کے سربراہوں نے مشترکہ طور پر اسلام احمدیت کے نور کو مٹانے کے لیے قرارداد منظور کی اور احمدیوں کو پاکستان میں غیر مسلم قرار دیا گیا اور سعودی عرب میں احمدیوں کے حج کرنے پر پابندی عائد کردی گئی۔ یہ اپنی طاقت کے زُعم سے احمدیت کو مٹانے کے لیے نکلے تھے اور اِس سِمٹ کے تمام کرتا دھرتا خود اُس خدا کی چکّی کی زد میں آگئے جو وہ اپنے انبیاء ورُسل کے مخالفین کی تباہی کے لیے چلایا کرتا ہے۔ اُن میں سے ایک بھی طبعی موت نہیں مرا بلکہ احمدیت کی صداقت پر مُہر ثبت کرتا ہوا آہوں اور سسکیوں کے ساتھ اِس دنیا سے رخصت ہوا۔ اِن میں سعودی عرب کا سربراہ شاہ فیصل (اپنے بھتیجے کے ہاتھوں قتل ہوا)، پاکستان کا سربراہ ذوالفقار علی بھٹو (کو عدالتی فیصلہ کے مطابق پھانسی ہوئی)، لیبیا کا سربراہ کرنل معمر قذافی (سرت کی سڑکوں پر گھسیٹا گیا)، بنگلہ دیش کا سربراہ شیخ مجیب الرحمان (بنگلہ دیشی فوج کے ہاتھوں قتل ہوا)، صدر انور سادات (پریڈ کے دوران مارا گیا)، یاسر عرفات (زہر کے ذریعہ قتل کیا گیا) شامل تھے۔

مَیں یہاں ایک پاکستانی ڈکٹیٹر جنرل محمد ضیاء الحق کا نام نہ لوں تو مضمون ادھورا رہ جائے گا۔ اُس نے بھی اپنی تمام تر طاقت کو احمدیت کے مٹانے اور اُسے صفحہ ہستی سے ملیامیٹ کرنے کے لیے استعمال کیا اور احمدیت کو اسلام کے لیے کینسر قرار دیتے ہوئے اس امر کا اقرار کیا کہ جب تک مَیں اس کینسر کو جڑ سے نہ اکھاڑ پھینکوں اُس وقت تک چین سے نہ بیٹھوں گا۔ پھر کیا ہوا۔ دنیا نے دیکھا کہ معاشرہ میں خود کینسر کے طور پر پھلنے پھولنے والا ہوا میں ایسا پھٹا کہ اُس کی اپنی دھرتی کی زمین نے بھی اُسے قبول نہ کیا اور آج کل پاکستان میں یہ کھلے عام کہا جاتا ہے کہ ہر کوئی اپنے بڑوں کی برسی مناتا ہے اور اُن کی قبروں پر جاکر دُعا کرتا ہے مگر اس فوجی ڈکٹیٹر کی اولاد کو اپنے باپ کی قبر پر جاکر دُعا کرنے کی بھی توفیق نہیں ملتی۔ اُس کی زندگی کا چراغ ایسا گُل ہوا کہ اُس کی قبر میں سوائے اُس کے جبڑے کے کچھ بھی دفن نہیں۔ یہی شخص بڑے طمطراق کے ساتھ احمدیت کے چراغ کو بجھانے کے لیے کھڑا ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ کے مطابق اُسے تو نسیًا منسیاً کردیا مگر احمدیت کے چراغ کی روشنی ساری دنیا میں پھیلنے کے لئے آگے سے آگے بڑھتی ہوئی اب احمدیت کی روشنی 220 ممالک سے زائد کو روشن کررہی ہے۔ اِسی ڈکٹیٹر کا لگایا ہوا دہشت گردی کا پودا اب اتنا پنپ چکا ہے کہ احمدیوں کا بظاہر پاکستان میں جینا حرام کردیا گیا ہے۔ اسکولز، کالجز، دفاتر میں احمدیوں کو مشکلات کا سامنا ہے، عدالتوں حتّٰی کہ ہسپتالوں میں بھی احمدیوں کو علاج سے نظر انداز کیا جارہا ہے۔ اِس کے لگائے ہوئے پودے سے صرف احمدیت ہی نہیں دھرتی پاکستان کا ہر شہری متاثر ہے اور کہا جاتا ہے کہ کلاشنکوف کلچر اِسی ڈکٹیٹر کی ایجاد ہے جس نے ملک کو تباہی کے دھانے پر پہنچادیا ہے۔

معزز سامعین! الٰہی جماعتوں کی ترقیات اور فتوحات کے ہر موضوع کو لیں تو تمام میں اگر دشمنانِ احمدیت کی پھونکوں کے مقابل پر جماعت احمدیہ کی ترقیات کا ذکر کریں تو اِس کے لئے دفتر کے دفتر درکار ہیں جو ایک دو تقاریر میں بیان نہیں ہوسکتے۔ مَیں اختصار کے ساتھ چند پہلوؤں کو بیان کرتا ہوں سب سے پہلے **مساجد** کو لیتے ہیں۔

1984ء کے بدنام زمانہ آرڈیننس میں لکھا کہ احمدی اپنی عبادت گاہ کو مسجد کا نام نہیں دے سکتے، اِسے اس لفظ سے نہیں پکار سکتے یا اِس کی طرف اِسے منسوب نہیں کرسکتے۔ ہم نے اپنی مساجد کو "بیت اللہ" کے ذیل میں "بیتُ الذکر" نام رکھ لیا۔ اِن نام نہاد مولویوں نے اِس امر پر بھی شور مچایا کہ ہم "بیت اللہ" کا لفظ بھی استعمال نہیں کرسکتے اور نہ ہی خانہ کعبہ کی فوٹو اپنے کسی رسالے اور میگزین یا ایم ٹی اے پر لگا سکتے ہیں مگر بیرون از پاکستان جو مساجد تعمیر ہورہی ہیں اُن میں سے بعضوں کے نام مسجد اور بیت کے ناموں کو ملا کر رکھے گئے ہیں جیسے مسجد بیتُ الفتوح یا مسجد بیتُ الرحمٰن وغیرہ

پاکستان میں مساجد میں احمدیوں کو عبادت سے نہ صرف روکا جانے لگا بلکہ احمدی مساجد کے محرابوں اور میناروں کو مسمار کرکے دہشت گرد اپنے دلوں کو ٹھنڈک پہنچانے کی کوشش میں رہتے ہیں۔ دسیوں مساجد سرکار نے اِس لئے سربمہر کردیں کہ نقضِ امن کا مسئلہ ہے۔ حضرت خلیفۃُ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے مولویوں کے اِن ہتھکنڈوں

کے پیشِ نظر یہ تحریک فرمائی کہ یہ مولوی اگر پاکستان میں ایک احمدیہ مسجد کو ڈھائیں گے یا سِیل کریں گے تو ہم دنیا کی مختلف جگہوں پر ایک کی جگہ دس مساجد بنائیں گے چنانچہ اِس اعلان کے بعد کثرت سے مساجد کی تعمیر کا سلسلہ شروع ہوا۔ احباب نے اپنے مرحومین کے نام پر اُن کی طرف سے افریقہ اور مختلف جزائر میں مسجدیں تعمیر کروائیں۔ قابلِ فروخت چرچز اور کمیونٹی ہالز خرید کر مساجد کی شکل دی گئی۔ صرف دہریت کے گڑھ جرمنی میں 100 مساجد کی تعمیر کا منصوبہ بنا اور ایک قلیل عرصہ میں 80 کے نزدیک اللہ کے خوبصورت گھر تعمیر ہو کر اللہ اکبر کی صدائیں پنجوقتہ بلند ہو رہی ہیں۔ برطانیہ میں احمدیہ مساجد کی تعداد 70 سے تجاوز کر چکی ہے۔ اِس مخالفت اور شدید معاندانہ کارروائیوں کے مقابل پر اللہ تعالیٰ دنیا بھر میں احمدیوں کو پھلنے پھولنے کے سامان مہیا کرتا چلا جارہا ہے۔ ہر سال لاکھوں کی تعداد میں لوگ احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔ سینکڑوں کی تعداد میں اللہ کے گھر یعنی مساجد تعمیر ہو رہی ہیں بلکہ سینکڑوں کی تعداد میں مساجد امام اور مقتدیوں سمیت اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو عطا کی ہیں، مشن ہاؤسز بن رہے ہیں۔ حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر اجلاسات منعقد ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کا ورد کیا جاتا ہے۔ قرآن کریم کی ہزاروں کی تعداد میں طباعت کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔

دنیا بھر میں مساجد کی تعمیر کی بات چلی ہے تو یہ بات بھی بطور تسبیح و تذکیر الٰہی کرنی ضروری ہے کہ پاکستان میں اِن دنوں احمدیوں کو مساجد میں عبادات سے روکا جارہا ہے اور مقدمات بنائے جارہے ہیں یوں احمدیوں نے اپنے گھروں کو مساجد کا درجہ دے کر اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ باجماعت نمازوں کا سلسلہ شروع کر دیا ہے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا (بخاری کتاب التیمم) جماعت احمدیہ کے حق میں پورے ہونے لگے ہیں۔ اللہ کے نور کو پھیلانے کے لئے جو چراغ قادیان میں مسجدِ اقصیٰ اور مسجدِ مبارک کی صورت میں روشن ہوا تھا اب وہ شہر شہر، قریہ قریہ، گلی گلی میں ہزاروں مساجد کی تعمیر سے پھیلنے لگا ہے اور بیسیوں ایسے جزائر اور ملک ہیں جہاں سب سے پہلے جماعت احمدیہ کو اللہ کے گھر تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے۔ یہی وہ دشمنوں کے مونہوں کی پھونکیں ہے جس کے ذریعہ یہ آگ بجھنے کے بجائے پھیلنے کا مُوجب ہوئی ہے اور مسلسل ہوتی جارہی ہے۔

پس وہ لوگ جو ہمیں دائرہ اسلام سے نکالنے پر نازاں تھے دنیا میں نکل کر دیکھیں تو انہیں نظر آئے گا کہ ہم نے کروڑوں لوگوں کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے دائرے میں شامل کر دیا ہے۔ وہ جو، احمدی اذان بند کرنے پر مصر تھے کان کھول کر سنیں تو انہیں معلوم ہو گا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں افریقہ سے لے کر یورپ تک اور امریکہ سے آسٹریلیا تک اللہ کا نام بلند کرنے کی توفیق عطا کر دی ہے۔ وہ جو، احمدی مساجد کو مسمار کر کے خوش تھے انہیں خبر ہو کہ آج ہم دنیا بھر میں سینکڑوں، ہزاروں مساجد بنا چکے ہیں۔ وہ جنہوں نے کہا تھا کہ ہمارا قرآن سے کوئی تعلق نہیں رہا جان لیں کہ ہم وہ جماعت ہیں جو قرآن کریم کے 80 زبانوں میں تراجم شائع کر چکے ہیں۔ وہ جو ہمیں کلمہ طیبہ کے بیج اپنے سینوں پر سجانے سے روک رہے تھے آنکھیں کھولیں اور دیکھیں کہ ہم نے صرف اپنے سینوں پر ہی نہیں بلکہ دنیا کے کروڑوں دلوں کے اندر بھی کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اس طرح سے لکھ دیا ہے کہ ہزار کوشش سے بھی اِسے نوچا یا مٹایا نہیں جاسکتا۔

قرآنِ کریم کی اشاعت

سامعین! دوسرے نمبر پر قرآنِ پاک پر پابندیوں اور اِن کے مقابل پر طباعت اور اشاعت کا ذکر کرتے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر ایمان ثریا تک بھی چلا جائے تو ایک فارسی الاصل شخص اُس ایمان کو دوبارہ زمین پر لائے گا۔ (بخاری کتاب التفسیر سورۃ الجمعہ) قرآنِ کریم کی تعلیمات بھی اُسی ایمان کا حصہ ہے جو مسلمان کھو بیٹھے اور یہ ایمان بھی ثریا تک چلا گیا جس کا ذکر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ (حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر 921) کے الفاظ میں کیا ہے۔ جس میں یہ پیشگوئی تھی کہ ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ قرآن کے الفاظ کے سوا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ اِس حقیقی تعلیم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اُجاگر کیا۔ احبابِ جماعت کے دلوں میں اِس کی تعلیم کو جگہ دی۔ قرآنِ کریم کی اشاعت ہوئی، تراجم ہونے لگے، قرآن کی نمائشیں کثرت سے ہونے لگیں۔ قرآن کی حفاظت کے لئے تدابیر عمل میں لائی جانے لگیں جسے دیکھ کر دشمن حسد کی آگ میں جلنے لگا اور جماعت پر قرآن کی اشاعت کی قدغنیں لگنے لگیں، پریس بند کروائے گئے حتّٰی کہ قرآنی آیات کی اخبارات میں اشاعت پر پابندی عائد کر دی گئی۔ لائبریریوں سے قرآن اٹھوا دئے گئے۔ تلاوت پر پابندی لگ گئی الغرض مُنہ کی پھونکوں سے اِس چراغ کو بجھانے کی سرتوڑ کوششیں کیں مگر اللہ کی تقدیر غالب آئی اور ایک پریس کو بند کیا تو اب دنیا بھر کے بیسیوں مقامات پر نئی طرز کے اعلیٰ طرز کے پریس لگائے جاچکے ہیں جن میں قرآن اور دیگر اسلامی کتب کی وسیع بنیادوں پر طباعت ہوتی ہے۔ جماعت کو 80 کے قریب زبانوں میں تراجم کرنے اور اِن کو شائع کرنے کی توفیق مل چکی ہے۔ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ، حقائق الفرقان، تفسیر صغیر، تفسیر کبیر، ترجمۃ القرآن از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی طباعت و اشاعت اِس کے علاوہ ہے۔

برصغیر پاک وہند کے مشہور مسلم لیڈر اور ایک شعلہ نوا شاعر زمیندار رسالہ کے مولوی ظفر علی خان صاحب نے کھلے لفظوں میں اعتراف کرتے ہوئے اپنے لوگوں کو کہا کہ

''کان کھول کر سن لو۔ تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کرسکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے اور قرآن کا علم ہے۔ تمہارے پاس کیا دھرا ہے؟......تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا...... مرزا محمود کے پاس ایسی جماعت ہے جو تن من دھن اس کے اشارے پر اس کے پاؤں پر نچھاور کرنے کو تیار ہے..... مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں۔ مختلف علوم کے ماہر ہیں۔ دنیا کے ہر ملک میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے۔''

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 288 مطبوعہ قادیان 2007ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام دشمنوں کی تدبیروں اور اللہ تعالیٰ کی تقدیروں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''کیا کیا مکر ہیں جو کر رہے ہیں اور کیا کیا منصوبے ہیں جو اندر ہی اندر ان کے گھروں میں ہو رہے ہیں۔ مگر کیا وہ خدا پر غالب آجائیں گے اور کیا وہ اس قادر مطلق کے ارادے کو روک دیں گے جو تمام نبیوں کی زبانی ظاہر کیا گیا ہے۔ وہ اس ملک کے شریر اور بدقسمت دولت مند دنیاداروں پر بھروسہ رکھتے ہیں مگر خدا کی نظر میں وہ کیا ہیں ؟ صرف ایک مرے ہوئے کیڑے۔ اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کے رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی...مَیں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اُس کو روک سکے۔''

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 67)

جامعات احمدیہ

سامعین! ربوہ پاکستان کے جامعہ احمدیہ کی خوبصورت اور دیدہ زیب عمارت کی پیشانی پر وَاَشۡرَقَتِ الۡاَرۡضُ بِنُوۡرِ رَبِّہَا (الزمر:70) لکھا ہوا تھا اُسے اپنے مونہوں کی پھونکوں سے بند کرانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ مگر یہ آیت اب 10 سے زائد جامعات کی عمارتوں پر آویزاں نظر آتی ہے۔ اِن بدخواہوں نے اِس نور کو اپنی پھونکوں سے مٹانے کی ناکام کوشش کی تو اس آیت کے مفہوم کو عملی شکل دے کر دنیا کے کونے کونے میں پھیلا دیا ہے۔ اب کیا ایشیا، کیا یورپ، کیا افریقہ اور کیا کینیڈا ہر جگہ سے ہر سال سینکڑوں مجاہدین تیار ہو کر اللہ کے نور، اُس کے رسولؐ کے نور، اُس کی کتاب کے نور اور اُس کے ملائکہ کے نور کو پھیلانے کے لیے دنیا میں مسلسل پھیلتے جا رہے ہیں اور دنیا بھر میں پھیلی ظلمات کو نور میں بدل رہے ہیں۔ رَبَّنَاۤ اَتۡمِمۡ لَنَا نُوۡرَنَا وَاغۡفِرۡ لَنَا ۚ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ (التحریم:9) کا ورد کرتے دکھائی دیتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے ہمارے ربّ! ہمارے لئے ہمارے نور کو مکمل کر دے اور ہمیں بخش دے۔ یقیناً تو ہر چیز پر جسے تو چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔ اگر اِس کامیابی کا معمولی جائزہ آپ سامعین کے سامنے پیش کیا جائے تو 4 مئی 2025ء کے روز جامعہ احمدیہ برطانیہ میں منعقد ہونے والی تقریب تقسیم اسناد میں صرف چار جامعات کینیڈا، جرمنی، گھانا اور برطانیہ سے 2024ء۔ 2025ء کے تعلیمی سال میں 72 مجاہدین نے میدانِ عمل میں قدم رکھا ہے۔ سیرالیون، برکینا فاسو، تنزانیہ، کینیا، بنگلہ دیش، قادیان اور انڈونیشیا کے جامعات سے ہر سال سینکڑوں کی تعداد میں فارغ ہونے والے مربیان اِس کے سوا ہیں جو وَاَشۡرَقَتِ الۡاَرۡضُ بِنُوۡرِ رَبِّہَا کو عملی جامہ پہنانے کے لئے تبلیغی میدان میں مصروفِ عمل ہیں۔

جلسہ ہائے سالانہ و اجتماعات

سامعین! جماعت مخالفین نے حکومت کے ساتھ مل کر مرکزِ احمدیت میں ہونے والے جماعتی اجتماعات پر جبری پابندیاں عائد کروائیں۔ آخری جلسہ 1984ء میں ہوا اور اِس کے بعد ذیلی تنظیموں کے اجتماعات پر پابندیاں لگنی شروع ہوئیں۔ اگر صرف جلسہ ہائے سالانہ کی بات کریں تو قادیان میں 27 دسمبر 1891ء میں قادیان میں 75 شاملین سے شروع ہونے والا جلسہ جس کے نور کو پاکستان میں پھونکوں سے بجھانے کی کوششیں کی گئیں اور اس پر جبری پابندی عائد کر کے خوشی کے شادیانے بجانے لگے مگر اُنہیں کیا معلوم تھا کہ یہ اُس خدا کا لگایا ہوا پودا ہے جس نے اِس کے پھلنے پھولنے کی نویدیں دے رکھی ہیں اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ 100 کے قریب ممالک میں یہ جلسے بڑی شان اور آن بان کے ساتھ منعقد ہوتے ہیں جن میں مختلف ملکوں کے صدور، وزرائے اعظم، وزیر مشیر اور سرکردہ سیاسی و مذہبی شخصیات شمولیت اختیار کرتی ہیں اور قادیان کی مبارک بستی سے جاری ہونے والا لنگر خانہ 100 سے لنگر خانوں میں تبدیل ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لاکھوں مہمانوں کی مہمان نوازی میں مصروف نظر آتا ہے۔

ایک سادہ سا تجزیہ یوں بھی کیا جاسکتا ہے کہ دنیا بھر میں ہر وقت کسی نہ کسی جگہ جلسہ کا سماں چل رہا ہوتا ہے اور حضرت مسیح موعودؑ کی برکتوں سے فیضیاب ہوا جاتا ہے۔ پہلے صرف دسمبر کے مہینے میں قادیان اور ربوہ کے جلسے ہوتے تھے اب یہ بابرکت نظارے شدید سردی کے مہینوں جنوری، فروری میں بھی نظر آتے ہیں اور شدید گرمی کے مہینوں یعنی جولائی، اگست میں بھی نظر آتے ہیں۔ بعض مقامات پر بہار کا موسم بھی اِس روحانی بہار کو لے کر ظاہر ہوتا ہے۔ یوں یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ اِن تمام جلسوں میں شامل ہونے والے کُل روحانی پرندوں کی تعداد ربوہ میں منعقد ہونے والے آخری جلسہ کے برابر ہو جاتی ہے۔

جہاں تک ذیلی تنظیموں کے پھیلاؤ کا تعلق ہے۔ دشمن اِس مربوط نظام میں خلل ڈالنے اور اِسے ختم کرنے کے درپے رہا مگر دھیرے دھیرے یہ نظام شدید مخالفت کے باوجود مضبوط ہوتا گیا اور آج ہر ملک میں ہر ذیلی تنظیم کا الگ سے صدر ہے جو اپنی اپنی سطح پر اجلاسات بھی کرتے ہیں اور سالانہ اجتماع بھی منعقد ہوتے ہیں جو اِس نورِ الٰہی کے پھیلانے کا ذریعہ بنتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے پاکستان کے فوجی آمر جنرل ضیاء الحق کا جاری کردہ نہایت بہیمانہ، بھیانک اور تاریک 'صدارتی آرڈیننس' اور اُس کے پسِ پردہ سازشوں اور دشمنانِ احمدیت کے بدارادوں اور اوچھے ہتھکنڈوں کا ذکر کرتے ہوئے اپنے 28 دسمبر 1984ء کے خطبہ جمعہ میں مزید فرمایا۔

"اس کے بعد دوسرے درجہ پر ان کا ہاتھ ابھی تک مرکزی تنظیموں پر اٹھ رہا ہے۔ ربوہ کی مرکزیت کے خلاف وہ سازشیں کر رہے ہیں اور ان سازشوں کے نتیجہ میں ایک ایک کرکے وہ اپنی طرف سے ربوہ کے مرکزی خدوخال کو ملیامیٹ کرتے چلے جارہے ہیں۔ چنانچہ شروع میں بظاہر معمولی بات تھی لیکن اسی وقت مجھے نظر آگیا تھا کہ آگے ان کے کیا ارادے ہیں... شروع میں انہوں نے کھیلوں پر ہاتھ ڈالا کہ ربوہ میں کبڈی ہوگی تو عالم اسلام کو خطرہ پیدا ہو جائے گا۔ یعنی ربوہ میں اگر کبڈی ہوئی تو اس سے تمام دنیا میں عالم اسلام کو خطرہ لاحق ہو جائے گا۔ ربوہ میں اگر باسکٹ بال کا میچ ہوا تو اس سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوں گے اور پھر پتہ نہیں کیا ہو جائے گا۔ پھر کھیلوں سے یہ آگے بڑھے اور اجتماعات پر ہاتھ ڈالنے شروع کئے کہ لجنہ اماء اللہ کا اجتماع ہوا تو عالم اسلام پر تباہی آجائے گی۔ خدام الاحمدیہ کا اجتماع ہوا تو پتہ نہیں کیا خوفناک حالات دُنیا میں پیدا ہو جائیں گے جس کے نتیجہ میں اسلام نعوذ باللہ من ذالك تباہ ہو جائے گا۔ بوڑھوں کا اجتماع ہوا تو اس سے ان کو خطرات وابستہ نظر آنے لگے کہ اس اجتماع سے بھی یا وطن ...تباہ ہو جائے گا یا عالم اسلام کو نقصان پہنچے گا۔"

آج ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کے ہر ملک میں ہر ایک تنظیم کا اپنا اجتماع منعقد ہوتا ہے اور ان میں دینی پروگرام کے ساتھ کھیلوں کے پروگرام بھی ہوتے ہیں جن میں بچے بوڑھے نوجوان سب ہی شامل ہوتے ہیں۔

ایم ٹی اے

سامعین! قادیان سے اُٹھنے والی آواز کو دبانے کے لئے اور اِس نور کو بجھانے کے لئے منہ کی پھونکوں سے کام لیا گیا۔ یہ پھونکیں انفرادی پھونکوں سے اجتماعی اور ملکی سطح کی پھونکوں میں تبدیل ہو کر جماعتی نور کو بجھانے کے درپے ہیں مگر اِس آواز کو مختلف ذرائع سے پھیلانے کے سامان اللہ تعالیٰ نے مہیا فرمائے اور مسلسل مہیا فرماتا چلا جارہا ہے۔ اُن میں سے ایک ذریعہ ایم ٹی اے ہے جو بلا توقف 24 گھنٹے اکنافِ عالَم میں اِس نور کو پھیلانے کا مُوجب بن رہا ہے۔ اب تو اِس کے مختلف زبانوں کے 8 چینلز کے ذریعہ نورِ الٰہی کو پھیلانے کے سامان اللہ تعالیٰ نے فرما دیے ہیں۔ جس آواز کو زمین پر دبانے کی کوششیں ہوئیں اب وہی آواز آسمان کی وسعتوں سے زمین کی طرف سفر کرتی مؤمنوں کے دلوں میں گھر کر رہی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اِس حوالے سے روکوں کا ذکر کرکے انعاماتِ الٰہیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"گزشتہ دنوں عربوں کو بھی بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ جن میں احمدی بھی ہیں اور ہمارے ہمدرد اور اسلام کا درد رکھنے والے عرب بھی ہیں۔ پریشانی اس طرح ہوئی کہ بعض بڑی بڑی عرب حکومتوں نے مولویوں اور عیسائیوں کے خوف اور احمدیت کی ترقی کو دیکھتے ہوئے، اور اس کی ایک وجہ حسد کی آگ بھی ہے اس میں جلتے ہوئے ہمارے ایم ٹی اے العربیہ کی نشریات کو جو Nile سیٹ پر (یہ سیٹلائٹ جو بعض عرب حکومتوں کی ملکیت ہے) آتی تھیں بند کروا دیا اور کیونکہ سب اخلاق کو بالائے طاق رکھ کر بغیر نوٹس کے یہ چینل بند کر دیا گیا تھا اس لئے اپنے اور عربوں میں سے غیر از جماعت جتنے تھے ان کے مجھے بھی اور انتظامیہ کو بھی پیغام اور خطوط آئے کہ یہ کیا ظلم ہوا ہے کہ ایک دم بغیر اطلاع کے آپ لوگوں نے چینل بند کر دیا ہے۔ انہیں تو ہم نے یہی کہا تھا کہ صبر کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد شروع کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آج میرے اس خطبے سے انہیں پتہ چل گیا ہوگا کہ وجہ کیا ہوئی تھی۔ ان مداہنت پسند حکومتوں نے لوگوں سے ڈر کر اور کچھ نے حسد کی وجہ سے اس چینل کو بند کرنے کی کوشش کی تھی۔ کیونکہ عرب ملکوں میں بعض عیسائی پادریوں کی طرف سے بھی مخالفت ہو رہی تھی جس کا ایم ٹی اے پہ جواب جارہا تھا، جس کی وجہ سے انہوں

نے بھی زور دیا کہ اس کو بند کیا جائے عیسائیوں پر بُرا اثر پڑ رہا ہے۔ تو بہر حال اِن کا معاملہ تو اب خدا کے ساتھ ہے جنہوں نے خدا کے نام پر خدا والوں سے اس زُعم میں دشمنی کی ہے کہ ہم سب طاقتوں والے ہیں لیکن وہ عزیز اور سب قدرتوں کا مالک خدا یہ اعلان کرتا ہے کہ مَکَرُوْا وَمَکَرَاللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ (آل عمران:55) یعنی اُنہوں نے بھی تدبیریں کی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے بھی تدبیریں کی ہیں اور اللہ تعالیٰ سب تدبیر کرنے والوں سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔ پہلے بھی مسیح اول کے خلاف بھی تدبیریں کی گئی تھیں جس پہ یہ اعلان کیا اور اب بھی مسیح محمدی کے خلاف بھی تدبیریں کی جارہی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ تسلی دلاتا ہے۔

پس یہ جو روکیں ہمارے آگے ڈالنے والے ہیں اس کا ہمیں کوئی فکر نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا مسیح ہے اور وہ ایسے ذریعہ سے پیغام پہنچاتا ہے کہ ایک انسان سوچ بھی نہیں سکتا اور اللہ تعالیٰ نے کیا دیا؟ چند گھنٹے کے لئے یا ایک دن کے لئے شاید بند ہوا ہوگا۔ اس کے بعد ہم نے متبادل عارضی انتظام کر لیا۔ لیکن اس کوشش کے جواب میں جو انہوں نے اس کو بند کرنے کی کی تھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں یورپ کی ایک سیٹلائٹ سے رابطہ کروا دیا جو پہلے بھی ہم کر رہے تھے اور بہت کوششیں کی تھیں۔ ان کوششوں کے باوجود وہاں کوئی جگہ نہیں تھی اور یہ نہیں مل رہا تھا۔ لیکن اس روک کے بعد خود ہی اللہ تعالیٰ نے اس کے ملنے کا انتظام کروا دیا۔ پہلا سیٹلائٹ جو انہوں نے بند کیا اس کی کوریج تھوڑے علاقے میں عرب کے چند ملکوں میں تھی اس سیٹلائٹ کی کوریج اس سے بہت زیادہ ہے۔ مراکو وغیرہ اور ساتھ کے ملکوں وغیرہ سے بھی پیغام آتے تھے کہ ہم ایم ٹی اے العربیہ نہیں دیکھ سکتے اور یہاں ہمیں بھی ضرورت ہے۔ اس کا انتظام کریں تو اب انشاء اللہ تعالیٰ اس نئے سیٹلائٹ کے ملنے سے یہ کمی بھی پوری ہو گئی۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کے کام ہیں۔ وہ سچے وعدوں والا ہے۔ عارضی روکیں آتی ہیں اور آئیں گی۔ دشمنوں اور حاسدوں کے وار ہوں گے لیکن اس سے کسی احمدی میں مایوسی نہیں آنی چاہئے۔ ان روکوں کو دیکھ کر جیسا کہ مَیں نے بتایا۔ مؤمن مزید اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتا ہے اور جھکنا چاہئے۔ پس دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔ اپنی نمازیں سنواریں۔ فرائض پورے کریں اور پھر نوافل کی طرف توجہ دیں۔ کیونکہ یہ دعائیں اور عبادتیں ہی ہیں جنہوں نے ہمارے مقاصد کے حصول میں ہماری مدد کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اپنی زبانیں تر رکھیں اور زبانیں تر رکھنے سے ہی ہماری فتوحات کے دروازے کھلنے ہیں۔ ان شاء اللہ۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 8 فروری 2008ء)

پھر آپ معاندینِ احمدیت کو مخاطب ہو کر فرماتے ہیں۔

"اے معاندین احمدیت! اگر بفرض محال یہ بات واقعی سچ ہے تو کیوں جماعت احمدیہ کی کتابوں پر پابندی لگائی جاتی ہے؟ کیوں مختلف ملکوں میں **ایم ٹی اے** کی نشریات کو روکا جاتا ہے؟ کیوں جماعتی ویب سائٹس کو بند کیا جاتا ہے؟ صرف اس لیے کہ سب جانتے ہیں کہ یہ وہ آسمانی نور ہے جو اگر قبولیت کے کسی لمحے میں ایک متقی دل پر نازل ہو جائے تو اس کی کیفیت ہی بدل دیا کرتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 24 ستمبر 2010ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"مخالفین سمجھتے ہیں کہ یہ روکیں، یہ تکلیفیں جماعت احمدیہ کی ترقی کے راستے میں رکاوٹ بن سکتی ہیں۔ اگر کسی انسان کا یہ کام ہوتا تو گزشتہ 100 سال سے زائد عرصہ سے جو مخالفتوں کی آندھیاں چل رہی ہیں، وہ کب کی جماعت کو ختم کر چکی ہوتیں۔ کون احمدی نہیں جانتا کہ پاکستان میں جماعت احمدیہ کی مخالفت نے ہی ہمیں بڑھنے، پھلنے اور پھولنے کے مواقع پہلے سے زیادہ رفتار کے ساتھ مہیا فرمائے ہیں۔ پس ہمیں اس بات کی نہ کبھی پرواہ رہی ہے اور نہ ہے کہ یہ مخالفتیں جماعت کی ترقی میں کبھی سدِ راہ بن سکتی ہیں...... ان کے خیال میں ہمارے جلسے بند کر کے، ہمارے تربیتی پروگرام بند کر کے جو ربوہ میں ہوا کرتے تھے، انہوں نے ہمیں معذور کر دیا ہے اور نئی نسل شاید اس طرح احمدیت سے پیچھے ہٹ رہی ہے۔ اگر مزید تھوڑا سا تنگ کیا جائے اور ان پر سختیاں کی جائیں تو یہ مزید دور ہٹ جائیں گے۔ ان عقل کے اندھوں کو یہ پتہ نہیں کہ خدا تعالیٰ کے جلائے ہوئے چراغ ان کی پھونکوں سے نہیں بجھ سکتے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 8 فروری 2008ء)

سَر سے میرے پاؤں تک وہ یار مجھ میں ہے نِہاں
اَے مِرے بد خواہ! کرنا ہوش کرکے مجھ پہ وار

۞۞۞۞